سوال

(417)غلے کے بدلے زمین کاشت کےلیے دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کھیت کسی مرد مسلمان یا ہنود وغیرہ کو غلہ بروزن مقرر کر کے دینا مثلاًیہ شرط کرلے کہ ہم پانچ من فی بیگہ لیں گے اور کوئی مدت مقرر نہ کرے یا مدت متعین کردے بہر نوع شرعاًکیسا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کھیت کسی کو بونے کےلیے غلہ معینہ بروزن مقرر کر کے دینا خواہ کوئی مدت بھی مقرر کرے یا نہ کرے یعنی خواہ یہ کہے کہ مثلاً: دو برس یا چار برس کےلیے دیا یا نہ کہے صرف قس قدر شرط ہو کہ اس قدر فلاں غلہ ہر سال میں لیا کریں گے یہ صورت شرعاً درست ہے۔

صحیح بخاری میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

"أَنّ النَّبِیّ صلی اللہ علیہ وسلم عَامَلَ خَیْبَرَ بِشَطْرِ مَا یَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ"،[1]

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والوں سے پھلوں اور غلے کی نصف پیداوار کے عوض (کاشت کاری کا) معاہدہ فرمایا)جب زمین بونے یا باغ لگانے کےلیے جزو پیداوار پر دینا

اس حدیث سے جائزثابت ہوا حالانکہ جزو پیداوار کی مقدار معین نہیں تو درصورت تعین مقدار کے بطریق اولیٰ جائز ہوگا۔

---

[1]۔ صحیح البخاري رقم الحدیث (2204) صحیح مسلم رقم الحدیث (1551)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب البیوع، صفحہ:632

محدث فتویٰ